

درد مند ان قوم کے نام

قبل اس کے کہ کشتی ڈوب جائے

پبلک فورم

<http://www.publicforum.pk/>

ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلاَهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ، فَقَالُوا لَوْ أَنَا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤَدِّ مِنْ فَوْقِنَا، فَإِنِ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا، وَإِنِ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَّوْا وَنَجَّوْا جَمِيعًا (صحيح البخاري)

”اللہ کی حدوں کا پاس بن کر رہنے والوں.. اور ان کو توڑ بیٹھنے والوں.. کی مثال (کسی معاشرے کے اندر) یوں ہے جیسے ایک کشتی کے سوار اپنے مابین جگہیں بانٹ لیں؛ کچھ کو کشتی کی بالائی منزل ملے اور کچھ کے حصے میں زیریں۔ نیچے والے جب بھی پانی کے ضرور تمند ہوں ان کو اوپر والوں کے بیچ سے گزرنا پڑے۔ تب یہ کہتے ہیں: کیوں نہ ہم اپنے والے حصے میں ایک شگاف کر لیں اور اوپر والوں کو (بار بار) تنگ نہ کریں۔ اب اگر وہ ان کو اپنے ارادے پر عمل پیرا ہونے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں.. تو سب کے سب مرتے ہیں... البتہ اگر وہ ان کا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں.. تو نہ صرف وہ خود بلکہ سب کے سب پار لگتے ہیں۔“

قوم کے درد مندو!

ذرا اپنے نبیؐ کے فرمان پر غور کرو...:

ایک قوم کے چند نادان لوگوں کو ___ اپنی عام سی حیثیت میں ___ معاشرے کے اندر فساد

پھیلانے کے لیے چھوٹ مل جائے... تو بھی انجام خطرے میں ہوتا ہے۔

تو پھر جرم اور فساد کی علمبردار پوری ایک مافیا کا.. اپنی باقاعدہ ”سرکاری حیثیت“ میں.. اور کشتی کا ”ناخدا“ بن کر.. معاملے کا ”کنٹرول“ ہی لے لینا، اور وہ بھی ایک ایسی منظم، گمراہ، کرپٹ مافیا..

جو نہ صرف اندرونی سطح پر اپنے بے تحاشا ظلم اور فساد سے اس کشتی کا پیندا چھلنی کر دینے پر تلی ہوئی ہے

بلکہ بیرونی سطح پر اس کی سمت ہی تباہیوں کے بھنور کی جانب کر ڈالتی ہے...

تو اے معاشرہ کے صالح و دانا طبقو! یہ ہمارے لیے کس قدر عظیم لمحہ فکریہ ہونا چاہئے...؟؟؟

ہماری یہ ”کشتی“ .. جس پر قوم کے نمازی بھی سوار ہیں اور روزہ دار بھی.. سب متقی اور باشرع چہرے بھی.. علماء اور فقہاء بھی.. جہاں تلاوتیں بھی ہو رہی ہیں اور خطبے اور وعظ بھی.. مدرسے بھی چل رہے ہیں اور درس قرآن بھی.. جہاں جدید تعلیم یافتہ، مخلص، محنتی اور باشعور شہریوں کی کمی ہے اور نہ دانشوروں اور ولایت پلٹ ماہرین سماج کی.. اساتذہ کی اور نہ انجینئروں اور ڈاکٹروں کی.. ادیبوں کی اور نہ شاعروں کی...

مگر.. ان سب نیک اعمال کرتے نمازیوں روزہ داروں.. وعظ کرتے خطیبوں.. آگہی نشر کرتے پروفیسروں اور دانشوروں.. ادیبوں اور شاعروں.. اور سماجیات کے ماہروں.. کو اٹھائے ہوئے... ہماری یہ تیز رفتار ”کشتی“

تباہی کے کس ہولناک بھنور کی جانب بھاگی چلی جا رہی ہے.. اور اپنے طبعی انجام کے کس

قدر قریب پہنچ چکی ہے...؟

اس کے طول و عرض میں فساد کے کیا کیا انتظامات ہیں...، اور اس کے پتو ارکن مکروہ ہاتھوں نے تھام رکھے ہیں؟

کیا اس پر ہمیں ابھی تک پریشانی لاحق نہیں ہوئی...؟؟؟

کیا کبھی ہم نے نہیں سوچا... جس وقت بغداد میں تاتاریوں نے ہماری اینٹ سے اینٹ بجائی تھی... یا جس وقت اندلس میں ہماری آٹھ سو سالہ تاریخ نے اپنا آخری سانس لیا تھا.. یا جس وقت مسلم ہند میں ہمارے اقتدار کا چراغ گل ہوا تھا.. یا جب بھی اور جہاں بھی ہماری یہ کشتی ڈوبی... تو کیا اُس وقت ہمارے یہاں نمازی نہیں پائے جاتے تھے..؟ روزہ دار ختم ہو گئے تھے..؟ متقی اور باشرع چہرے ناپید ہو گئے تھے..؟ علماء اور فقہاء نہیں رہے تھے..؟ خطبے اور وعظ.. خانقاہیں اور درس نہیں چل رہے تھے..؟ ادب اور شاعری نہیں ہو رہی تھی..؟ پڑھے لکھوں کی کمی ہو گئی تھی..؟ شریف، بھلے مانس، محنتی اور اپنے کام سے کام رکھنے والے معزز شہریوں کا کال پڑ گیا تھا...؟

آخر وہ کونسا وقت ہوتا ہے جب خدا کی نصرت اور عنایت ہم سے دستکش ہو جاتی ہے؟ جس وقت اصلاح کا کام ہمارے معاشرے کے اندر موقوف ہو جاتا ہے.. اور جب ”نیکی“ کا یہ تصور مقبول عام ہو جاتا ہے کہ: بس اپنے اپنے اعمال درست کرو اور اُس فساد سے تعرض مت کرو جو اس کشتی کے پیندے میں شگاف ڈالنے کا موجب بن رہا ہے.. جس وقت ظلم اور فساد کے لشکروں کو معاشرے کے اندر کھلی چھوٹ مل جاتی ہے اور ان کو روکنے ٹوکنے والی آوازیں دھیمی پڑ جاتی ہیں اور کلمہ حق کہنے والے کہیں کونوں اور گوشوں میں جا کر سو جاتے ہیں یا اپنی انفرادی عبادتوں میں محو ہو جاتے ہیں.. اور ”کشتی“ میں شگاف کرنے والوں کا کام زوروں پر چلا جاتا ہے... تو یہ وہ وقت ہوتا ہے جب ایک کلمہ گو قوم پر سے آسمان کے پہرے اٹھ جاتے ہیں!

حضرات! معاشرے کے اندر ظلم اور فساد اور عبادتِ غیر اللہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہونا... اس کشتی کا بھی تحفظ ہے.. اور خود آپ کا بھی.. اور آپ کی آئندہ نسلوں کا بھی۔

خليفة اول حضرت ابو بکر صدیقؓ ایک بار منبر پر کھڑے ہوئے، اور بعد از حمد و ثناء، فرمانے لگے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ هَذِهِ الْآيَةَ وَتَضَعُونَهَا عَلَىٰ غَيْرِ مَوْضِعِهَا: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ).. وَإِنَّا سَمِعْنَا النَّبِيَّ يَقُولُ: ”إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَيْهِ يَدِيهِ، أَوْ شَكَ أَنْ يَعْتَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ“ - (رواه أحمد، و أبو داود، والترمذی، وابن ماجه، وصححه أحمد شاکر والألبانی، واللفظ لأبی داود)

اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو اور اس کا نہایت غلط اطلاق کرتے ہو: (المائدہ کی آیت ۱۰۵) ”اے ایمان والو! اپنی فکر کرو۔ تم خود اگر راہِ راست پر ہو تو کسی کے گمراہ رہنے سے تمہارا کچھ نہیں بگڑتا“ جبکہ ہم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”یقیناً لوگ جب ظالم کو دیکھیں اور اس کو اُس کے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن سب کو عقوبت کی لپیٹ میں لے لے“

تو کیا ہم نے غور کیا؟... ”ظالم کو دیکھیں تو اُس کو دونوں ہاتھ پکڑ کر اُس کے ظلم سے روکیں“... کیونکہ سفینہ جب ڈوبتا ہے تو پورے کا پورا ڈوبتا ہے!

قالت زينبُ: فقلتُ: يا رسولَ الله أَنهَلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قال: ”نعم إذا كَثُرَ الخَبَثُ“ (متفق عليه)

ام المؤمنین زینبؓ (بنتِ جحش) فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک ہوں گے درحالیکہ ہمارے مابین صالحین پائے جاتے ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا: ”ہاں جب گند زیادہ ہو جائے“

قوم کے دن پھرنے کے آرزو مندو!

اپنے نبیؐ کی بات پر غور کرو...:

أَنْهَكَ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ کیا صالحین کے ہوتے ہوئے ہم برباد ہونگے؟ قال: ”نعم إذا

كَثُرَ الْخَبْثُ“، فرمایا: ”ہاں جب گند بڑھ جائے“

”گند“ بڑھ جائے... تو وہاں پر صالحین کی نمازیں اور دعائیں... قربانیاں اور روزے...

اعتکاف اور عمرے.. حج اور چلے... مسئلے کا علاج نہیں رہتے.. اور قوم کے سر پر منڈلانے

والے اُس ”طبعی انجام“ کو ٹال دینے پر قدرت نہیں رکھتے... جب تک کہ یہ صالح طبقے

”گند“ صاف کرنے کے لیے ہی میدان میں نہ اتر آئیں! ”صفائی“ کا یہ عمل... بڑی دیر

سے یہاں ”صالحین“ کا منتظر ہے!!!

آئیے انھیں... اور اپنے حصے کا کام انجام دیں:

ایک فورم... جس پر... ہر طبقے، ہر پیشے، ہر سماجی حیثیت و پسمنظر، ہر مسلک، ہر فقہ، ہر

تنظیم، اور ہر پارٹی کے لوگ.. مل کر:

﴿ باطل اور ظلم کے خلاف اہل اسلام کی وہ مزاحمت سامنے لائیں... جو:

۱ اپنے معاشرے میں کفر و الحاد کی یورش کو روک نہ سکے تو بھی اُس کی راہ میں

کچھ بڑی بڑی رکاوٹیں کھڑی کر دینے میں کامیاب ہو۔

۲ عالمی استعمار نے ہم پر جو نظام ظلم و استحصال مسلط کر رکھا ہے.. کبھی

’جمہوریت‘ اور ’عوام کی نمائندگی‘ اور ’عوامی امتگوں کی ترجمانی‘ کے نام

پر.. تو کبھی اپنے چہیتے ڈکٹیٹروں کے ناز نخرے اٹھانے کی صورت میں..

جبکہ پون صدی سے چلا آنے والا یہ نظام باربرداری و بردہ فروشی ہمارا سارا خون چوس چکا ہے اور ہمارے وجود سے زندگی کی آخری رمت ختم کر دینے والا ہے... عالمی استعمار کے مقاصد پورا کرنے والے اس نظام استبداد کو اپنے یہاں سے رخصت کرانے کے لیے..

﴿ عوامی طاقت کو میدان میں لائے۔

﴿ ہماری یہ مزاحمت: نظریاتی بھی ہو۔ سماجی بھی۔ اور سیاسی بھی۔ یہ مزاحمت گلی گلی، محلے محلے، کی سطح پر پائی جائے.. مسجدوں اور منبروں سے پھوٹے.. ابلاغی فورموں سے اپنا پتہ دے... اور بیک وقت عالمی لہجے بھی اختیار کرے۔

﴿ تشدد کی راہ سے دور رہتے ہوئے.. یہ ایک ”عوامی ریلا“ اٹھانے پر ہی اپنا زور صرف کرے...؛ اور جو کہ مسلم دنیا کے متعدد خطوں میں قابل ذکر پیشرفت دکھا چکا ہے۔

﴿ یہ فورم مسلم صفوں میں پائے جانے والے انتشار اور افتراق کا ایک جرأت مند انہ حل سامنے لائے۔ ایک طرف لسانیت، صوبائیت اور قومیت ایسے رجحانات کے خلاف سرگرم ہو، کیونکہ یہ چیزیں جسدِ مسلم کو تار تار کروانے کے لیے ہی ہمیں مہیا کر رکھی گئی ہیں؛ اور ان سب جاہلی عصبیتوں کے مقابلے میں ”رشتہٴ اسلام“ اور ”اخوتِ ایمانی“ کو ہی اپنی مضبوط تر شیرازہ بندی کی بنیاد بنائے۔ دوسری جانب ’مذہب‘ کے نام پر کھڑی کی گئی اُن دیواروں کو گرائے جو ہمیں فرقوں اور ٹولوں

کے اندر بانٹ چکی ہیں اور جن کے باعث آج ہماری مسجدیں اور نمازیں تک الگ ہو چکی ہیں...! آج ہمیں فرقہ واریت کی ان سب بنیادوں کو ہی ملیا میٹ کرنا ہو گا۔

لہٰذا یہاں ہونے والی کرپشن اور چوری اور لوٹ کھسوٹ کی خبر لے، سماجی ظلم و نا انصافی کے خلاف اٹھے اور قوم کو اٹھائے۔

لہٰذا مقامی صنعت کو فروغ دلوانے کے لیے.. نیز مسلم وسائل کو ملٹی نیشنلز ("ایسٹ انڈیا کمپنی، کی فی زمانہ شکل) کی آہنی جکڑ سے آزاد کرانے کے لیے، اور مسلم معاشروں کو خود انحصاری کی راہ دکھانے کے لیے.. نیز یہود و ہنود و صلیب کے پنجے میں سسکتی مسلم اقوام کے ساتھ اظہارِ بیچہتی کے لیے... "بایزیکاٹ" کا ہتھیار سامنے لے کر آئے۔

لہٰذا گلی گلی محلے محلے کی سطح پر، "اپنی مدد آپ" کے تحت ریلیف اور سماجی خدمت کے کم خرچ بالا نشین ماڈل سامنے لائے۔ زکات و صدقات کا اسٹریٹجک استعمال متعارف کروائے۔ گلی محلے اور مسجد کی سطح پر کوآپریٹو اسکیمیں سامنے لے کر آئے۔ سماں انڈسٹری کی قابل عمل صورتیں دے۔ اور مسلم ٹیلنٹ کی سرپرستی کرے۔

حضرات !

آپ کے سامنے آج ظلم بھی ہے، کفر بھی، فساد بھی، عبادتِ غیر اللہ بھی، اور شرائع کی پامالی بھی۔ جبکہ پرسانِ حال کوئی نہیں! اصلاح کاروں کا اٹھنا آج فرض نہیں تو کب ہے؟

پبلک فورم